اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”دین کے مسائل“(part 01d)[1]

39 ”فرض روزے“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس نے اللہ پاک کی رِضا (اور خوشی) حاصِل کرنے کیلئے ایک دن کا روزہ رکھا، تو اللہ پاک اُسے جہنَّم سے اتنا دُور کردے گا جتنا کہ ایک کوّا جو اپنے بچپن سے اُڑنا شروع کرے یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مَر جائے۔ (مسنَد ابی یعلٰی ج ا ص ۳۸۳ حدیث ۹۱۷)، کہا جاتا ہے، "کوّے کی عُمر پانچ سو سال تک ہوتی ہے"۔ (غُنْیَۃُ الطّالبین)

حکایت: بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے

اعلٰی حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چھوٹے سے تھے کہ رمضان کا پیارا مہینا آیا تو اس میں اعلٰی حضرت کا پہلا روزہ رکھنے کا پروگرام (program) رکھا گیا، گھر میں افطاری کے لیے خوب سامان تیار کیا گیا، ایک کمرے میں فیرنی (دودھ سے پکے ہوئے چاول کی میٹھی ڈش (dish)) کے پیالے جمانے کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ دوپہر ہوئی تو سخت گرمی تھی، اعلی حضرت کے والد صاحب آپ کو کمرے میں لے گئے اور دروازہ بند کرکے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہوا کہا: اِسے کھالو۔ اعلٰی حضرت جو اس وقت بچّے تھے عرض کرنے لگے کہ: میرا تو روزہ ہے، میں کیسے کھاؤں؟ والد صاحب نے فرمایا کہ: بچّوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے

---

(1) والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑہیں اور اگر صلاحیت ہو تو اپنے بچوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنی عالم / سُنی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے لیکن عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں کہ دینی مسائل سیکھانے میں غلطیاں نہ ہوں) مگر اس صورت میں بھی سبق نمبر 49 اور 50، والدین خود بچوں کو سمجھائیں۔

دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے (یاد رہے کہ بچّہ روزہ رکھے اور کھانا مانگے تو کھانا وغیرہ دینا ہو گا)۔

اعلیٰ حضرت نے عرض کیا کہ: جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ (یعنی اللہ پاک) تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت کے والد صاحب کی آنکھوں سے (خوشی) کے آنسو نکل آئے اور کمرہ کھول کر آپ کو باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)

فرض روزے:

{1} روزے کا مقصد نیکی اور اللہ پاک کی خوشی حاصل کرنا ہے۔ روزے میں نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق (Practice) ہوتی ہے۔ (تفسیرِ صراطُ الجِنان" جلد ا، صفحہ ۲۹۰ مُلخصاً)

{2} مسلمان ہونے کے بعد جس طرح ہر مسلمان (عاقل وبالغ (grown-up)[2] مرد اور عورت) پر نماز فرض ہے اسی طرح رَمضان شریف کے روزے بھی ہر مسلمان (مرد و عورت) عاقل وبالغ پر فرض ہیں۔

(دُرِّ مُختار ورَدُّالمُحتار ج۳ ص۳۸۳ مُلخصاً)

{3} بچّہ یا بچّی کی عمر جب سات (7) سال مکمل ہو جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت ہو کہ روزہ رکھنے سے طبیعت خراب نہ ہو گی تو باپ وغیرہ کو چاہیے کہ بچّے کو روزہ رکھوائیں (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۳۴۵ ماخوذاً)

{4} ماہِ رَمَضانُ المبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے غارِ حرا میں گزارے تھے، اِس دَوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دن کو کھانا نہ کھاتے اور رات کو اللہ پاک کا ذکر کرتے تو اللہ پاک نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فرض کئے تا کہ اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سنّت باقی رہے۔ (فیضانِ رمضان ۵۸ مُلخصاً)

---

(2) اس کی وضاحت (explanation) سبق نمبر 49 اور 50 میں ہے، جو والدین اپنے بچوں کو خود سمجھائیں۔

www.farzuloom.net

{5}روزے کی شرط یہی ہے(یعنی ضروری ہے) کہ روزہ دار جان بوجھ (کر) کھانے پینے اور کچھ دیگر چیزوں سے رُکا رہے۔ لیکن روزے کے کچھ اور آداب بھی ہیں جن کا جاننا ضروری ہے تاکہ ہم مکمل طور پر روزہ کی برکتیں حاصِل کر سکیں۔

جیسا کہ روزے کے تین دَرَجے ہیں:(۱)عوام کا روزہ(۲)خَاص لوگوں کا روزہ(۳)بہت خَاص لوگوں کا روزہ۔

(۱)عوام کا روزہ: شریعت اور دین کے مطابق فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر مغرب کا وقت شروع ہونے تک جان بوجھ کر کھانے پینے اور کچھ دیگر چیزوں سے "رُکے رہنے" کا نام روزہ ہے۔ تو عام لوگوں کا روزہ یہی ہے۔

(۲)خَاص لوگوں کا روزہ: کھانے پینے اور کچھ دیگر چیزوں سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام حصّوں کو برائیوں سے "روکنا"۔ یہ خاص لوگوں کا روزہ ہے (اور ہر مسلمان کو کم از کم اس طرح کا روزہ رکھنا چاہیے کہ برائیوں سے بچنا تو روزے کے علاوہ بھی ضروری ہے)۔

(۳)بہت خَاص لوگوں کا روزہ: اپنے آپ کو دنیا کی تمام چیزوں سے "روک" کر صرف اور صرف **اللہ پاک** کی طرف توجّہ (attention) رکھنا، یہ بہت خَاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۶۶ مُلَخَّصاً)[3]

....

40 "روزے کی نیّت"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو فجر سے پہلے روزہ کا ارادہ (نیّت) نہ کرے اس کے روزے نہیں ہوتے۔ (ترمذی ابوداؤد نسائی، دارمی)

علماء فرماتے ہیں: یعنی رمضان کے قضا روزے کی نیّت، فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ (مراۃ

---

(3) **جواب دیجئے:**

س۱) روزے کا مقصد کیا ہے؟ کیا بچے بھی روزہ رکھیں گے؟

س۲) مسلمان کا روزہ کیسا ہونا چاہیے؟

جلد۳،حدیث ۲۱۳ ملخصاً)

حکایت: دن بھر دودھ نہ پیتے

حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت (birth) رمضان کے پیارے مہینے میں ہوئی اور پہلے (1st) دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ اپنی والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ: جب میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتا تھا۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ذکر نسبہ و صفتہ، ص ۱۷۲)

روزے کی نیّت:

{1} روزے کیلئے نیّت شرط (condition) ہے لہٰذا روزے کی نیت کے بغیر اگر کوئی پورے دن بالکل نہ کھائے پیئے تب بھی اُس کا روزہ نہ ہوگا ۔ (رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص ۳۹۳ ماخوذاً)

{2} رَمضان شریف کا ادا روزہ ہو یا نفل، اِن میں سورج ڈوبنے کے بعد سے لے کر اگلے دن میں "نصف النہارِ شرعی" سے پہلے پہلے تک جب بھی نیّت کرلیں روزہ ہو جائے گا ("نصف النہارِ شرعی" کو "ضَحوَۂ کُبریٰ" بھی کہتے ہیں، namaz calendar یا dawateislami prayer time کی app کے ذریعے اس کا وقت دیکھا جاسکتا ہے یعنی آپ نے کل روزہ رکھنا ہے تو آج مغرب کے بعد آپ نیّت کرسکتے ہیں، اسی طرح آنکھ دیر سے کھلی تو اب calendar میں ضَحوَۂ کُبریٰ کا وقت دیکھ کر آپ دن میں بھی نیّت کرسکتے ہیں)۔

(دُرِّ مُختار و رَدُّالْمُحتَار ج۳ ص ۳۹۳)

{3} نیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے زَبان سے کہنا شرط (condition) نہیں، مگر زَبان سے کہہ لینا مستحب (اور ثواب کا کام) ہے اگر رات میں رَمضان کے روزے کی نیّت کریں تو یوں کہیں: **نَوَیۡتُ اَنۡ اَصُوۡمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَان**۔ ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ پاک کے لئے کل رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔

{4} اگر دن میں نیّت کریں تو یوں کہیں: **نَوَیۡتُ اَنۡ اَصُوۡمَ ھٰذَا الۡیَوۡمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَان**۔ ترجمہ: میں نے نیّت کی کہ اللہ پاک کے لئے آج رَمضان کا فرض روزہ رکھوں گا۔ (جَوہرہ ج۱ ص ۱۷۵)

www.farzuloom.net

{5}اگر دِن میں نیّت کریں تو ضروری ہے کہ یہ نیّت کریں کہ میں صبح صادق (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے) سے روزہ دار ہوں۔ اگر اِس طرح نیت کی کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں، تو روزہ نہ ہوا۔

(جَوْہَرہ ج ا ص ۱۷۵ اور رَدُّالْمحتار ج ۳ ص ۳۹۴)

{6}ماہِ رَمضان کے دِن میں نہ روزے کی نیّت کی نہ یہ کہ "روزہ نہیں" اگرچہ معلوم ہے کہ یہ رَمَضانُ الْمبارَک کا مہینا ہے تو روزہ نہ ہو گا۔ (عَالمگیری ج ا ص ۱۹۵)

{7}رات کے کسی وَقت میں بھی نیّت کی پھر اِس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیّت نہ ٹوٹی، وہ پہلی ہی نیّت کافی ہے دوبارہ سے نیّت کرنا ضروری نہیں۔ (جَوْہَرہ ج ا ص ۱۷۵)

{8}رَمَضانُ الْمبارَک کے ہر روزے کے لئے نئی نیّت ضروری ہے۔ پہلی تاریخ یا کسی بھی اور تاریخ میں اگر پورے ماہِ رَمضان کے روزے کی نیّت کر بھی لی تو یہ نیّت صرف اُسی ایک دن کے حق میں ہے، باقی دِنوں کیلئے نہیں۔ (اَیضاً)

{9}سحری کھانا بھی نیّت ہی ہے خواہ ماہِ رَمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وَقت یہ اِرادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا "نیّت" نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۷۶) (فیضانِ رمضان ۸۶ – ۹۰)

آسانی اسی میں ہے کہ رمضان المبارک میں روزہ کے لیے سحری کرلیں تو یہی نیّت ہو گئی (سحری ہر روزے کے لیے سنّت ہے خواہ فرض ہو یا نفل) اور اگر سحری میں آنکھ نہ کھلی تو calendar میں ضحوی کُبریٰ کا ٹائم دیکھ کر یہ نیّت کر لیں کہ "میں صبح سے روزے سے ہوں"۔

{10}رمضان کا روزہ قضا رکھنا ہو تو اس کی نیّت رات میں (یعنی صبح صادق / فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے) کرنا ضروری ہے، دن میں نیّت کرنے سے یہ روزہ نہیں ہو گا۔[4]

---

(4) **جواب دیجئے:**

س ۱) مسلمان کا روزہ کیسا ہونا چاہیے؟

س ۲) کیا روزے کی نیّت ضروری ہے؟ آسانی کس بات میں ہے؟

....

41 ”روزے توڑنے والی چند چیزیں“

حدیثِ مُبارک:

کچھ لوگوں کو ٹخنوں(ankles)کی رَگوں(veins)میں باندھ کر(اُلٹا)لٹکایا گیا تھا(hanged upside down)اور اُن لوگوں کے جبڑے(Jaws)پھاڑ(torn)دیئے گئے تھے جن سے خون(blood) بہ رہا تھا، تو میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں ؟تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے(یعنی توڑ دیتے) تھے اِس سے پہلے کے اُن کو روزہ اِفطار کرنا حلال ہو۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۹ص۲۸۶حدیث۷۴۴۸)

حکایت: بیماری میں بھی روزے

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ (رمضان شریف سے دو(2) مہینے پہلے) رجب کے مہینے میں والد صاحب(یعنی مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو خواب میں دیکھا، فرمارہے تھے: اَحمد رَضَا! آنے والے رمضان میں تم بیمار ہو جاؤ گے اور بیماری زیادہ ہو گی تو روزہ نہ چھوڑنا۔(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید) فرماتے ہیں: اللہ پاک کا شکر ہے کہ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہیں چھوڑے، نہ سفر میں، نہ بیماری میں، کسی حالت میں کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔(جیسا خواب میں آکر اللہ پاک کے ولی، بہت بڑے مُفتی یعنی والد صاحب نے فرمایا تھا، ویسا ہی ہوا) رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمارا ہوا مگر اللہ پاک کے کرم سے روزے نہ چھوڑے۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۳۴ مُلخصاً)

روزہ توڑنے والی چند چیزیں:

{1} کھانے، پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔(بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۵ مُلخصاً)

{2} حقہ، سگریٹ وغیرہ پینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے، اگرچہ ہمارا یہ خیال ہو کہ حلق تک دُھواں(smoke) نہیں گیا۔(ایضاً ص۹۸۶)

{3}پان یاصرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچِہ بار بار اس کی پیک تھوکتے رہیں، کیوں کہ حلق میں اُس کے باریک ذَرّے ضرور جاتے ہیں۔(اَیضاً)

{4}شکر(یعنی چینی)وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گُھل(یعنی تھوک(spit)کے ساتھ مکس ہو)جاتی ہیں(ایسی چیزیں)مُنہ میں رکھی اور تھوک نگل گئے،روزہ جاتا رہا۔(اَیضاً)

{5}دانتوں کے دَرمیان کوئی چیز چنے کے برابر یازیادہ تھی اُسے کھاگئے توروزہ ٹوٹ گیا۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۵۲)

{6}دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اُترا اور اُس کا مزا حلق میں محسوس ہوا توروزہ ٹوٹ گیا۔(ایضاً ص ۴۲۲)

{7}کلی کر رہے تھے اور یہ یاد ہے کہ میرا روزہ ہے پھر بغیر ارادے کے پانی حلق سے نیچے اُتر گیا یاناک میں پانی چڑھایا اور دِماغ کو چڑھ گیا روزہ ٹوٹ گیا۔ اور اگر یہ بھول گیا تھا کہ "میرا روزہ ہے" تو اب روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (عالمگیری ج۱ ص ۲۰۲)

{8}جب تک تھوک(spit)منہ کے اندر موجود ہواُسے نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا،بار بار تھوکتے رہنا ضروری نہیں۔(فیضانِ رمضان ۱۱۷،۱۱۶)[5]

....

42 "روزے میں قے(vomiting)"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس کو خود بخود قے(vomit) آئی اس پر قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی وہ روزے کی قضا کرے۔(ترمذی ج۲ ص ۱۷۳ حدیث ۷۲۰)

حکایت: آگ کی عبادت کرنے والے پر رحمت

کسی شہر میں ایک آگ کی عبادت(worship) کرنے والا رہتا تھا،ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ

---

(5) **جواب دیجئے:**

س۱) روزہ توڑنے والی چند باتیں بیان فرمائیں؟

اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز سب کے سامنے کھانی شُروع کر دی۔ اُس غیر مسلم نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک تھپڑ (slap) مارا اور خوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمَضان کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا: ابّا! آپ بھی تو رَمَضان میں کھاتے ہو۔ اُس نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں۔ کچھ وقت بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں چلتے ہوئے دیکھا تو حیرت (surprise) سے پُوچھا: تم تَو آگ کی عبادت کرتے تھے، جنّت میں کیسے آ گئے؟ کہنے لگا: وَاقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب میری موت کا وَقت قریب آیا تو اللہ پاک نے رَمَضان شریف کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے مجھے مرنے سے پہلے ایمان دے دیا (یعنی میں مسلمان ہو گیا تھا) اور مرنے کے بعد جنّت بھی دے دی۔ (نُزھَۃُ المَجالِس ج۱ ص۲۱۷)

روزے میں قے (vomiting):

{1} روزے میں خود بخود (automatically) کتنی ہی قے (یعنی اُلٹی۔Vomiting) ہو جائے (خواہ بالٹی ہی کیوں نہ بھر جائے) اِس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۵۰)

{2} اگر روزہ یاد ہونے کے باوُجُود جان بُوجھ کر (deliberately) قے کی اور وہ مُنہ بھر ہے تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا (ایضاً ص۴۵۱) مُنہ بھر قے کا مَطلب یہ ہیں: "اُسے کوشش کے بغیر نہ روکا جا سکے۔" (عالمگیری ج۱ ص۱۱)

{3} جان بوجھ کر مُنہ بھر ہونے والی قے سے بھی اِس صورت میں روزہ ٹوٹے گا جبکہ قے میں کھانا یا (پانی) یا صَفرا (یعنی کڑوا پانی) یا خُون آئے (عالمگیری ج۱ ص۲۰۴) اگر (منہ بھر) قے میں صرف بلغم نکلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۵۲)

{4} جان بوجھ کر vomiting کی مگر تھوڑی سی آئی، مُنہ بھر نہ آئی تو اب بھی روزہ نہیں ٹوٹا (ایضاً ص۴۵۱)

{5} منہ بھر قے کھانے، پانی یا پیلے رنگ کے کڑوے پانی کی ہو تو وُضو توڑ دیتی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۳۰۶)

قے (vomiting) کا اَہم مسئلہ:

مُنہ بھر قے (بلغم کے علاوہ) ناپاک ہے، اِس کا کوئی چھینٹا کپڑے یا جسم پر نہ گرنے پائے اِس کی اِحتیاط

www.farzuloom.net

فرمایئے۔ اکثر لوگ اِس میں بڑی بے اِحتیاطی کرتے ہیں، کپڑوں پر چھینٹے پڑنے کی کوئی پروا نہیں کی جاتی اور مُنہ وغیرہ پر جو ناپاک تے لگ جاتی ہے اُس کو اپنے کپڑوں سے صاف کر لیتے ہیں۔ (فیضانِ رمضان ۱۱۷)(6)

....

43 "روزہ نہ ٹوٹنے کے مسائل"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا وہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اُسے اللہ پاک نے کھلایا اور پلایا۔

(مسلم ص ۵۸۲ حدیث ۱۱۵۵)

حکایت: میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی عادتیں

حضرتِ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھلائی (goodness یعنی اچھے کاموں) میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی (generous یعنی غریبوں کی مدد فرماتے) تھے اور رمضان شریف میں جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملاقات کرتے تو اور زیادہ سخاوت فرمایا کرتے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے رمضان شریف کے مہینے کی ہر رات ملاقات کیا کرتے، اسی طرح پورا مہینا آتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُن کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھا کرتے۔ جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی میں سخاوت فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، الحدیث ۱۹۰۲، ص ۱۴۸)

روزہ نہ ٹوٹنے کے مسائل:

{1} بھول کر کھایا یا کچھ پیا یا تو روزہ نہ ٹوٹا، چاہے وہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ (دُرِّ مختار، رَدُّ المحتار ج ۳ ص ۴۱۹)

---

(6) **جواب دیجئے:**

س ۱) کونسی تے روزہ توڑتی ہے؟ اور کیا یہ ناپاک ہوتی ہے؟

www.farzuloom.net

{2} کسی روزہ دار کو کھاتے پیتے دیکھیں تو یاد دِلانا واجب (اور لازم) ہے، ہاں روزہ دار بہت ہی کمزور ہو کہ یاد دِلانے پر وہ کھانا چھوڑ دے گا جس کی وجہ سے کمزوری اِتنی بڑھ جائے گی کہ اِس کیلئے روزہ رکھنا ہی مُشکل ہو جائے گا اور اگر کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پُورا کرلے گا اور دیگر عبادَتیں بھی کرلے گا (اور چونکہ بھول کر کھا پی رہا ہے اِس لئے اِس کا روزہ تو ہو ہی جائے گا) لہٰذا اِس صورت میں یاد نہ دِلانا ہی بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۱)

{3} روزہ یاد ہونے کے باوجود بھی غبار (dust) یا دُھواں (smoke) حلق میں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۸۲)

{4} اسی طرح بس یا کار کا دُھواں یا اُن سے غبار (dust) اُڑ کر حلق میں پہنچا اگرچِہ روزہ دار ہونا یاد تھا، روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ روزہ دار ہونا یاد تھا اور دھواں (smoke) یا غبار جان بوجھ کر حلق سے نیچے اتارا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

{5} اگر بتی سلگ (یعنی جل) رہی ہے اور اُس کا دُھواں ناک میں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں لوبان یا اگر بتی سلگ (یعنی جل) رہی ہو اور روزہ یاد ہونے کے باوجود منہ قریب لے جا کر اُس کا دُھواں ناک سے کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (اَیضاً ص ۴۲۱)

{6} تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۲۰)

{7} غسل کیا اور پانی کی ٹھنڈک اندر محسوس ہوئی جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۳)

{8} کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا صرف کچھ تری (wet) منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک (spit) کے ساتھ اِسے نگل لیا، روزہ نہیں ٹوٹا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۲۰)

{9} کان میں پانی چلا گیا جب بھی روزہ نہیں ٹوٹا بلکہ خود پانی ڈالا جب بھی نہ ٹوٹا۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۲۲)

{10} تل (sesame) یا تل کے برابر کوئی چیز چبائی اور تھوک (spit) کے ساتھ حلق سے اُتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اُس کا مزا (taste) حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۵۹)

{11} بھولے سے کھانا کھا رہے تھے، یاد آتے ہی لقمہ پھینک دیا یا پانی پی رہے تھے یاد آتے ہی مُنہ کا پانی پھینک

دیا تو روزہ نہ ٹوٹا۔ اگر مُنہ کا لقمہ یا پانی یاد آنے کے باوُجود نگل گئے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (ایضاً)

(فیضانِ رمضان ۱۲۰,۱۲۲)[7]

....

44 "روزے کے چند مکروہات"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

روزہ سپر (یعنی ڈھال۔shield) ہے جب تک اُسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی: کس چیز سے پھاڑے گا؟ اِرشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔ (معجم اوسط ج ۳ ص ۲۶۴ حدیث ۴۵۳۶)

حکایت: زبان کا غلط استعمال

اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے صَحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو ایک دِن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تک میں تمہیں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی روزہ اِفطار نہ کرے۔ لوگوں نے روزہ رکھا، جب شام ہوئی تو تمام صَحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ایک ایک کرکے (one by one) آتے اور کہتے: یَارَسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! میرا روزہ ہے، مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول لوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسے اِجازت دے دیتے۔ ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حاضِر ہو کر عَرض کی: میرے گھر میں سے دو لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے، اُنہیں بھی اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُن سے اپنا پیارا چہرہ (منہ شریف) دوسری طرف کر لیا، اُنہوں نے دوبارہ عَرض کی۔ آپ نے پھر ایسا ہی فرمایا۔ جب تیسری بار (third time) اُنہوں نے کہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں

---

(7) **جواب دیجئے:**

س ۱) روزہ نہ توڑنے والی چند چیزیں بتائیں۔

www.farzuloom.net

رکھا، انہوں نے کیسا روزہ رکھا ہے؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہی ہیں! جاؤ، ان دونوں کو کہو کہ اگر اُنہوں نے روزہ رکھا تھا تو اُلٹی کر دیں۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُن کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی تو اُن دونوں نے اُلٹی کی، جس سے خُون وغیرہ نِکلا۔ اُن صحابی نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آ کر یہ بات بتائی۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر یہ اُن کے پیٹوں (Stomach) میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)۔ (الترغیب والترہیب ج۳ص۳۲۸ حدیث ۱۵)

روزے کے چند مکروہات:

{1} جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، کسی کو (بغیر شرعی اجازت کے) تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزے میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ بھی مکروہ ہو جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص۹۹۶)

{2} گلاب یا مشک (کی خوشبو) وغیرہ سُونگھنا مکروہ نہیں۔ (اَیضاً ص ۴۵۵)

{3} روزے کی حالت میں ہر قِسم کا عِطر سونگھ بھی سکتے ہیں اور لگا بھی سکتے ہیں۔ (اَیضاً) اِسی طرح روزے میں بدن پر تیل کی مالش (massage) کرنے میں بھی حرج نہیں۔

{4} روزے میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ جیسے اور دِنوں میں سُنَّت ہے وَیسے ہی روزے میں بھی سُنَّت ہے۔ (اَیضاً ص ۴۵۸)

{5} وضو و غسل کے علاوہ ٹھنڈک پہنچانے کے لیے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈک کیلئے نہانا بلکہ بدَن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا بھی مکروہ نہیں۔ ہاں پریشانی ظاہِر کرنے کیلئے بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ ہے کہ عبادَت میں دِل تنگ ہونا (اکتانا، بور ہونا) اچھی بات نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۹۹۷، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۵۹)

{6} رَمَضانُ الْمُبارَک کے دِنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس سے ایسی کمزوری آ جائے کہ روزہ توڑنے کا خیال مضبوط ہو۔ لہٰذا روٹی پکانے والے (baker) کو چاہئے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دِن میں آرام کرے۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۶۰) مزدور (laborer) اور دیگر محنت کے کام کرنے والے اس مسئلے پر غور فرمالیں۔

www.farzuloom.net

....

45 ”روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت“

(وہ مجبوری ختم ہوجانے کی صورت میں ہر روزے کے بدلے ایک روزہ قضا رکھنا ہوگا)

حدیثِ مُبارک:

اُم المومنین حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا کہتی ہیں کہ ایک صحابی رَضِیَ اللهُ عَنْه بہت روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا، کہ سفر میں روزہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: چاہو رکھو، چاہے نہ رکھو۔ (صحیح البخاری، کتاب الصوم، الحدیث:۱۹۴۳، ج۱، ص۶۴۰ ملخصاً)

حکایت: رمضان سے محبّت کرنے والا

مُحَمَّد نام کا ایک آدمی پورا سال تو نَماز نہ پڑھتا تھا مگر جب رمَضَان شریف کا پیارا مہینا آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت نَماز پڑھتا اور پورے سال جو جو نمازیں، اُس نے چھوڑی ہوتیں، وہ قَضاء پڑھ لیتا اور روزے بھی رکھتا تھا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا: تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا یہ مہینا رحمت والا اور توبہ والا ہے، شاید الله پاک مجھے اِسی بات سے مُعاف فرمادے۔ جب وہ فوت ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا: الله پاک نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ اُس نے جواب دیا: الله پاک نے مجھے رمضان کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے مُعاف کر دیا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص۸) **یاد رہے!** مُعاف کرنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ الله پاک کی مرضی ہے۔ الله پاک فرماتا ہے، ترجمہ (Translation): تو جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور الله پاک ہر چیز پر قادر ہے (یعنی جو چاہے، وہ کرسکتا ہے)۔ (پ۳ البقرہ ۲۸۴) (کنز

---

(8) **جواب دیجئے:**

س۱) روزے کے چند مکروہات بتائیں۔

www.farzuloom.net

العرفان) ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمید(hope) بھی رکھنی چاہیے اور اُس کے عذاب(punishment) سے بھی ڈرنا چاہیے۔ **یاد رہے** کہ ہمیں پورے سال پانچوں نمازیں پڑھنی ہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت:

{1} مسافر(یعنی جو سفر کی شرطوں کے مطابق(according to conditions)، تقریباً 92 کلو میٹر دور جانے کی نیّت سے اپنے شہر کی آبادی سے نکل چکا ہو، اُس) کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اِختیار ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۶۲)

{2} سانپ نے ڈَس لیا اور جان خطرے میں پڑ گئی تو روزہ توڑ دے۔(اَیضاً)

{3} بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک (یعنی جان چلی جانے) کا صحیح خوف ہو یا عقل چلی جانے کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۶۲)

{4} مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا مضبوط خیال ہو تو اِجازت ہے کہ اُس دِن روزہ نہ رکھے۔

{5} رَمَضانُ الْمُبارَک کے ادا اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے قضا روزوں کیلئے شوہر کی اِجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ منع کرے تب بھی رکھے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۷۸)

{6} اگر آپ کسی کے ملازِم ہیں یا اُس کے یہاں مزدوری پر کام کرتے ہیں تو اُس کی اِجازت کے بغیر نفل روزہ نہیں رکھ سکتے کیوں کہ روزے کی وجہ سے کام میں سستی آئے گی۔ ہاں روزہ رکھنے کے باوُجود آپ باقاعدہ کام کر سکتے ہیں، اُس کے کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہوتی، کام پورا ہو جاتا ہے تو اب نفل روزے کی اِجازت لینے کی ضَرورت نہیں۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ص۴۷۸، مُلخصاً)

{7} ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے منع کر دیں اِس وجہ سے کہ بیمار ہونے کا خوف ہے تو ماں باپ کی بات

ـمانے۔(اَیضاً)(فیضانِ رمضان ۱۴۴-۱۵۰)(9)

....

46 ”وہ چیزیں کہ جن سے روزے کی صرف قضاء لازم ہو“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس نے رَمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت وبغیر مرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔(ترمذی ج۲ص۱۷۵حدیث۷۲۳) علماء فرماتے ہیں: یعنی وہ فضیلت جو رَمضانُ الْمبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔(بہارِ شریعت ج۱ص۹۸۵مُلَخَّصاً)

حکایت: کیا اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے؟

ایک نیک مسلمان شہید ہو گے (یعنی اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے جنگ لڑتے ہوئے، لڑائی کے دوران فوت ہوئے)، ایک سال بعد ان کے بھائی بھی فوت ہو گئے۔ جنّتی صحابی، حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خواب میں اس (ایک سال بعد انتقال کرنے والے بھائی) کو دیکھا کہ شہید (بھائی) سے جنّت میں آگے آگے جا رہے ہیں (یعنی بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب شہید سے بھی زیادہ تھا)۔ انہوں نے یہ خواب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بتایا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو بعد میں فوت ہوا ہے، کیا اُس نے ایک رمضان کا روزہ نہ رکھا (یعنی ایک مہینے کے روزے زیادہ رکھے)! اور ایک سال کی نماز ادا نہ کی! (یعنی اگر بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے تو اُس کی عبادت، شہید کی عبادت سے زیادہ تھی اور اُس نے ایک سال کے روزے زیادہ رکھے تھے۔)(مسند احمد، مسند ابی اسحاق ابی محمد طلحۃ بن عبد اللہ، رقم ۱۴۰۳، ج۱، ص۳۴۴بتغیر)

---

(9) **جواب دیجئے:**

س۱) کیا کسی صورت میں روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

س۲) جو روزہ چھوڑا، کیا اس کی قضاء کرنی ہو گی؟

www.farzuloom.net

جن سے روزے کی صرف قضاء لازم ہوتی ہو:

{1} بھول کر کھایا، پیا یا قے ہوئی اور ان سب صورَتوں میں یہ گمان (یعنی خیال) کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا، اب جان بوجھ کر کھالیا تَو بھی صرف قضا فرض ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۱)

{2} روزے کی حالت میں ناک میں دَوا چڑھائی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا لازِم ہے۔ (اَیضاً ص ۴۳۲)

{3} بارِش کا پانی یا اولا حلْق میں چلا گیا تَو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔ (اَیضاً ص ۴۳۴ مُلَخّصاً)

{4} گمان کیا کہ ابھی تَو رات باقی ہے، سحری کھاتے رہے اور بعد میں پتا چلا کہ سحری کا وَقْت ختم ہو چکا تھا۔ اِس صورت میں بھی روزہ نہیں ہوا اور قضا کرنا ہو گا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۶)

{5} اِسی طرح گمان ہوا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، کھاپی لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سورج نہیں ڈوبا تھا جب بھی روزہ ٹوٹ گیا اور قضا کریں۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص ۴۳۶، بہار شریعت ج ۱ ص ۹۸۹)

{6} اگر غروبِ آفتاب سے پہلے ہی سائرن (siren) بج گیا یا اذانِ مغرب شروع ہو گئی اور روزہ اِفطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ سائرن یا اَذان وَقت سے پہلے ہی شروع ہو گئے تھے، تب بھی روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا ہو گا۔ (رَدِّالْمُحتَار ج۳ ص ۴۳۹ ماخوذاً)

{7} آج کل لوگ دین پر عمل کرنے سے دور ہیں، ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے روزے کی خود حفاظت کرے۔ سائرن، ریڈیو، ٹی وی کے اِعلان بلکہ مسجِد کی اذان پر بھی بھروسہ (trust) کرنے کے بجائے خود سحری واِفطار کے وَقت کی صحیح صحیح معلومات رکھے۔

{8} وضو کر رہا تھا پانی ناک میں ڈالا اور دِماغ تک چڑھ گیا یا حلق کے نیچے اُتر گیا، روزہ دار ہونا یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا اور قضا لازِم ہے۔ ہاں اُس وَقت روزہ دار ہونا یاد نہیں تھا تو روزہ نہ گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

(فیضانِ رمضان ۱۳۵-۱۳۷، مُلخصاً) (10)

---

(10) **جواب دیجئے:**

www.farzuloom.net

....

47 "تراویح"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو رَمضان میں ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کے لیے قیام کرے، تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(مسلم ص ۳۸۲ حدیث ۷۵۹) یعنی تراویح کی پابندی کی برکت سے سارے صغیرہ (یعنی چھوٹے) گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۲۸۸)

حکایت: تراویح کی جماعت

4 امیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے (اپنے دور میں یعنی جب آپ مسلمانوں کے امیر بن گئے تھے) رَمَضانُ الْمُبارَک کے پیارے مہینے کی ایک رات مسجد میں دیکھا کہ لوگ الگ الگ انداز سے تراویح کی نماز ادا کر رہے ہیں، کوئی اکیلا تو کچھ لوگ امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں۔ لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سب کا امام بنا دیا، پھر جب دوسری رات آپ مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ تراویح کی نماز با جماعت (امام کے پیچھے) پڑھ رہے ہیں (تو بہت خوش ہوئے اور کچھ اس طرح) فرمایا: یہ دین میں ایک اچھا طریقہ نکالا گیا ہے۔[11] (بُخاری ج ۱ ص ۶۵۸ حدیث ۲۰۱۰)

تراویح:

{1} تراویح کی بیس (20) رَکعتیں ہیں۔ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زمانے میں بیس (20) رَکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔ (اَلسُّنَنُ الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۶۹۹ حدیث ۴۶۱۷)

س ۱) روزہ ٹوٹنے کی ایسی صورتیں بتائیں کہ جس سے صرف قضا لازم ہوتی ہے۔

(11) بدعت کو سمجھنے کے لیے، **دین کی ضروری باتیں part : 3**، Topic number : 180,183 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

{2}تراویح کا وقت عشا کے فرض پڑھنے کے بعد سے فجر کا وقت شروع ہونے تک ہے۔ عشا کے فرض ادا کرنے سے پہلے اگر پڑھ لی تو نہ ہو گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

{3}وتر کے بعد بھی تراویح پڑھی جا سکتی ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۵۹۷) جیسا کہ بعض اوقات انتیس (29) کو چاند کا اعلان دیر سے ہوتا ہے۔

{4}بہتر یہ ہے کہ تراویح کی بیس (20) رَکْعَتَیں دو (2) دو (2) کر کے دس (10) سلام کے ساتھ ادا کریں۔ (اَیضاً ص ۵۹۹)

{5}بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۶۰۳)

{6}تراویح مسجِد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے، اگر گھر میں باجماعت ادا کی تو جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۶) عشا کے فرض مسجد میں باجماعت ادا کر کے پھر گھر یا ہال وغیرہ میں تراویح ادا کیجئے اگر بلا عذرِ شرعی مسجد کے بجائے گھر یا ہال وغیرہ میں عشا کے فرض کی جماعت قائم کر لی تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔

{7}نابالغ امام کے پیچھے صرف نابالغان ہی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

{8}بالغ (grown-up)[12] کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز حتی کہ نفل بھی) نابالغ کے پیچھے نہیں ہوتی۔

{9}ہر چار (4) رَکْعَتوں کے بعد اُتنی دیر بیٹھنا مُستَحَب (اور ثواب کا کام) ہے جتنی دیر میں چار (4) رَکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۹۰، عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۵)

{10}اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا ذِکر و دُرُود اور تلاوت کرے یا چار (4) رَکعتیں نفل اکیلے پڑھے (دُرِ مُختار ج ۲ ص ۶۰۰، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۹۰) یہ تسبیح بھی پڑھ سکتے ہیں:

---

(12) اس کی وضاحت (explanation) سبق نمبر 49 اور 50 میں ہے، جو والدین اپنے بچوں کو خود سمجھائیں۔

سُبۡحٰنَ ذِی الۡمُلۡکِ وَالۡمَلَکُوۡتِ، سُبۡحٰنَ ذِی الۡعِزَّۃِ وَالۡعَظَمَۃِ وَالۡھَیۡبَۃِ وَالۡقُدۡرَۃِ وَالۡکِبۡرِیَآءِ وَالۡجَبَرُوۡتِ، سُبۡحٰنَ الۡمَلِکِ الۡحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوۡتُ، سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡحِ اَللّٰھُمَّ اَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّارِ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ یَا مُجِیۡرُ۔ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ۔

{11} مقتدی کو جائز نہیں کہ بیٹھا رہے، جب امام صاحب رکوع کرنے والے ہوں تو کھڑا ہو جائے، یہ مُنافقین کی طرح کا کام ہے۔ سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 142 میں ہے، ترجمہ (Translation): اور (منافق) جب نَماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے) (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۹۳، غُنیہ ص ۴۱۰) فرض کی جماعت میں بھی اگر امام صاحب رُکوع سے اُٹھ گئے تو سجدوں وغیرہ میں فوراً شریک ہو جائیں نیز امام صاحب قعدۂ اُولیٰ میں ہو تب بھی اُن کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کریں بلکہ شامل ہو جائیں۔ اگر قعدے میں شامل ہو گئے اور امام صاحب کھڑے ہو گئے تو **اَلتَّحِیَّات** پوری کئے بغیر نہ کھڑے ہوں۔ (فیضانِ رمضان ۱۵۹-۱۶۴ ملخصاً)(13)

....

48 "مسجد کے آدب"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو شخص صبح و شام مسجد جائے، اللہ پاک اس کے لیے صبح و شام جنت میں مہمانی تیّار فرمائے گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۳۷ حدیث ۶۶۲) یعنی جو ہمیشہ نماز کے لیے مسجد میں جانے کا عادی ہو گا اسے ہمیشہ جنتی رِزق ملے گا۔

(مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۳، ۴۳۴)

حکایت: اٹھا کر مسجد لایا جاتا

حضرتِ ابوعبدُ الرحمن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کو بیماری کی حالت میں اٹھا کر (نمازِ

---

(13) **جواب دیجئے:**

س ۱) تراویح کے چند مسائل بیان فرمائیں؟

www.farzuloom.net

باجماعت کے لئے) مسجد لے جایا جاتا تھا۔(مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۳۸۶، حدیث ۲) صرف یہی نہیں بلکہ بارِش کے دن بھی آپ بہت مرتبہ فرماتے کہ مجھے مسجد میں لے چلو جیسا کہ حضرتِ سَعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ ابوعبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی بیماری کے دوران کیچڑ اور بارِش کے باوجود اپنے اسلامی بھائیوں کو حکم دیتے کہ انہیں باجماعت نماز ادا کرنے کیلئے اٹھا کر مسجد لے جایا جائے۔(الزہد لا بن المبارک ص ۱۴۱ حدیث ۴۱۹ ملخصاً)

مسجد کے آداب:

{1} فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے۔(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ج ۲، ص ۴۳۱ حدیث ۳۸۹۱) ہاں ضرورتاً مسکرا سکتے ہیں۔

{2} اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے ، اللہ پاک اُس کے چالیس (40) سال کے نیک اعمال برباد فرمادے۔ "(فتاوٰی رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۱، غمزِالعُیون ج ۳ ص ۱۹۰)

{3} منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں (یعنی منہ یا کپڑوں یا بدن سے پسینے یا کسی بھی طرح کی بدبو آنے کی حالت میں) مسجد میں جانا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۳۸۴)

{4} مسجد میں رِیح (breaking) خارِج کرنا منع ہے۔

{5} مسجد میں ایسے بچوں کو (ڈائپی باندھ کر بھی) لانا گناہ ہے جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔

{6} مسجد میں پاگلوں (insane) کو، یا اُن آسیب زدوں (possessed) کو جو شور وغیرہ کرتے ہوں، ایسے مریضوں کو جن کی وجہ سے لوگوں کو گِھن آتی ہو (یعنی لوگ نفرت کرتے ہوں یا گھبراتے ہوں، ایسوں کو) لانا گناہ ہے اور اُن سمجھدار بچوں کو لانا بھی گناہ ہے جو وہاں بھاگم بھاگ کرتے، شور مچاتے اور نمازیوں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔

{7} مسجد کی زمین پر لوگوں کے گرے پڑے بال یا ہلکا پھلکا کچرا اٹھا کر ڈالنے کیلئے ہو سکے تو ایک شاپر

www.farzuloom.net

(shopping bag) جیب میں رکھ لیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا، اللہ پاک اُس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(ابنِ ماجہ ج۱ص۴۱۹حدیث۷۵۷)۔

{8} اپنے پسینے سے مسجِد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچائیں۔

{9} مسجد میں اگر معمولی سا تنکا یا ذرّہ بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔(جذبُ القُلوب ص ۲۲۲)

{10} وضو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد (یعنی مسجد کی زمین) پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے (البتہ فِنائے مسجد (مثلاً وضو خانے) میں قطرے ٹپکانے کا یہ حکم نہیں)۔

{11} مسجد کی دریوں اور کارپیٹ وغیرہ کے دھاگے اور چٹائیوں کے تنکے نوچنے سے پرہیز کیجئے۔(ہر جگہ مثلًا کسی کے گھر یا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تب بھی بلکہ اپنے گھر میں بھی اس بات کا خیال رکھئے)

{12} مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔

{13} مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے، اور چادر یا رومال وغیرہ سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو (مسجد کی صفائی کرنے والوں کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے)۔

{14} تلاوت و نعت (شرعی اجازت سے مسجد میں کئے جانے والے اعلان) وغیرہ کی اِتنی بلند آواز نہ ہو کہ جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سونے والے کو تکلیف پہنچے، یہ سب مکروہ ہے۔(مسجد میں نعرے لگانے اور مائک استعمال کرنے میں سخت احتیاط کی حاجت ہے)(فیضانِ نماز ص ۲۴۵-۲۴۷ ملخصاً)[14]

49 "بچہ کب بالغ (بڑا) ہوتا ہے اور اس پر غسل کب فرض ہوتا ہے"

(14) جواب دیجئے:

س ۱) مسجد کے چند آداب بیان کریں۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

تم اپنے مردوں کو "سورۂ مائدہ" سکھاؤ۔(شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۶۹، الحدیث:۲۴۲۸) اپنے بچے کو سورۂ مائدہ سیکھاؤ(فتاوی رضویہ جلد ۲۴، ص ۴۵۳ ماخوذاً)

حکایت: چھوٹے سے شاگرد

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علم دین پڑھایا کرتے اور آپ کے پاس کئی شاگرد پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ امام محمّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، آپ کے درس(class)میں آگئے۔ آپ کی عمر(age)بہت چھوٹی تھی اور آپ خوبصورت بھی تھے۔ امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چاہا کہ یہ کچھ سال بعد آئیں تاکہ عمر بڑی ہو جائے تو آپ نے انہیں قرآنِ پاک حفظ کرنے کے لیے بھیج دیا۔ایک ہفتے بعد پھر امام محمّد آگئے تو امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ حفظ کے بعد درجے(class)میں آئیں تو امام محمّد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عرض کیا کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ یہ سن کر امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خوش ہوئے اور انہیں درس میں بیٹھنے کی اجازت دے دی مگر نیک اور پرہیز گار ہونے کے باوجود، آنکھوں کی حفاظت کے لیے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُنہیں اپنے سامنے بٹھانے سے منع فرمادیا، انہیں گنجا ہونے(shaved head)کا حکم دیا اور ستون(column)کے پیچھے بٹھا کر دَرس دیا کرتے تھے۔(مناقب الامام الاعظم للکردری، الباب الثالث فی ذکر الامام محمد بن الحسن، ۲/۱۵۵۔ الجواہر المضیہ، ج۲، ص۵۲۵ ماخوذاً)

بچہ کب بالغ (یعنی بڑا) ہوتا ہے؟:

{1} بچے کے بالغ ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے حساب سے 12 اور 15 سال کی عمر کے دَوران جب بھی لڑکے کو اِنزال یا سوتے میں اِحتِلام ہوا (یعنی ایک خاص قسم کا سفید گاڑھا مادہ نکل آیا) تو اُسی وَقت بالغ ہو گیا (یعنی بچہ بڑا ہو گیا، نماز فرض ہو گئی، کہ اس پر دین و شریعت کی پابندی لازم ہو گئی۔ اب نماز چھوڑے گا تو گناہ گار ہو گا) اور اُس پر غسل فرض ہو گیا۔ اگر اس طرح کی کوئی بات ظاہر نہ ہوئی کہ جس سے بچہ بالغ ہو جائے تو ہجری سِن کے مطابِق پندرہ (15) سال کا ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔(دُرِّ مُختار ج۹ ص۲۵۹ ملخصاً)

www.farzuloom.net

{2}بچّے اور بچّیاں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ تاکہ بالغ ہونے پر غیر محرموں (کہ جن سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ کرنا آسان رہے۔

{3}نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا (یعنی جاگا نہیں) یہاں تک کہ فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا دوبارہ پڑھے اور اگر فجر کا وقت ہونے سے پہلے آنکھ کھلی تو اس پر عشا کی نماز فرض ہے۔ (بحر الرائق)(بہارِ شریعت ج۱، ح۳، ص۴۴۴، مسئلہ ۶ مُلخصاً)

{4}جب لڑکے کی عمر دس (10) سال کی ہو جائے تو اس کو الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۲۹ ماخوذاً)

{5}لڑکوں کو مُمانی، چچی، تائی، بھابھی وغیرہ سے بھی الگ رکھا جائے اور پردہ کروایا جائے۔

لڑکے پر غُسل فرض کرنے والی کچھ چیزیں:

نمبر شمار	غسل فرض کرنے والی چیزیں
01	مَنی (ایک خاص قسم کا سفید گاڑھا مادہ) کا شَہوت (ایک خاص کیفیت۔condition) کے ساتھ (پیشاب کی جگہ سے) باہر آنا
02	سوتے ہوئے مَنی کا نکل جانا

(ماخوذ از نمَاز کے احکام، ص ۱۱۰،۱۰۹)

جو بچے دس، بارہ (12-10) سال کے ہو گئے ہوں، وہ یہ احتیاطیں کریں:

{1}لڑکے کے لئے بہتر یہ ہی ہے کہ اپنے سے بڑی عمر والوں سے دُور رہے۔

{2}لڑکے آپَس میں بھی ایک دوسرے کو دَبوچنے، اُٹھانے، پٹخنے، گلے میں ہاتھ ڈال کر چپٹانے وغیرہ حرکتیں نہ کریں۔

{3}بڑوں کے ساتھ بَہُت زیادہ اٹھنا بیٹھنا، ملاقاتیں کرنا، ان کے گھروں میں آنا جانا یا ان کو اپنے گھروں پر بلانا وغیرہ سے بچیں۔

{4} ہر ”بڑے “ سے خواہ وہ استاذ ہی کیوں نہ ہوں، دوستی نہ کریں (احترام سے ملاقات کر کے اپنے پڑھنے پڑھانے کے کاموں میں مصروف ہو جائیں)۔

{5} مَدَنی قافِلے میں بھی والد صاحب کے بغیر سفر نہ کریں۔

{6} عید کے دن بھی لوگوں سے گلے ملنے سے بچیں۔

{7} جب بھی بیٹھیں **پردے میں پردہ** لازِمی کیجئے۔ یعنی اپنی گود پر چادر بچھالیں۔

{8} بنے سنورے رہنے (مختلف اسٹائل کے کپڑے پہننے اور فیشن کرنے) سے بچیں۔

{9} اگر سنّت کی نیّت سے زلفیں رکھنی ہوں تو آدھے کان سے زیادہ نہ رکھیں۔

{10} چہرے پر کریم (cream) یا پاؤڈر ہرگز ہرگز مت لگائیے۔

{11} ضرورت ہو تو سادہ سا عینک استعمال کیجئے۔

{12} اسی طرح لباس بھی سادہ رکھیں۔ (قوم لوط کی تباہ کاریاں ص ۲۸ تا ۳۰ ملخصاً)

{13} لباس کا خیال رکھیں، آدھی پتلون (half pant) تو کسی کو بھی نہیں پہننی چاہیے۔ اسی طرح اس عمر سے لڑکوں کو آدھی آستین (half sleeves)، بغیر آستین (with out sleeve shirts) اور چُست لباس (skin fit clothing) سے بھی بچنا چاہیے بلکہ بچّیوں کو تو شروع ہی سے، اس طرح کے لباس سے بچایا جائے۔

{14} کسی سے کسی قسم کا تحفہ نہ لیں، اگر کوئی دینا چاہیے تو اُسے والد صاحب وغیرہ کو دینے کا کہہ دیں اور جو پیسے یا چیزیں آپ کے پاس ہیں، اُس پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، دوسروں کے تحفوں سے بالکل دور رہیں۔

{15} سب سے اہم کام ”خاموشی اور سنجیدگی (seriousness)“ ہے۔ آپنے کام سے کام رکھیں، نیک کاموں میں زندگی گزاریں تو بہت سے مسائل سے بچ جائیں گے (اِنْ شَاءَاللہ!)۔[15]

---

(15) **گزارش:** والِدَین اور اساتِذہ وغیرہ کو بھی چاہئے کہ بیان کیے ہوئے پوائنٹس کی روشنی میں **اَمرَدوں** کو ہر طرح کی ”ٹِپ ٹاپ

www.farzuloom.net

....

50 "بچی کب بالغہ (بڑی) ہوتی ہے اور اس پر غسل کب فرض ہوتا ہے"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اپنی عورَتوں کو "سورۃُ النُّور" کی تعلیم دو۔ (اَلْمُستَدرَک ج ۳ ص ۱۵۸ حدیث ۳۵۴۶ مُلتقطاً) اپنی بچیوں کو سورۂ نور سیکھاؤ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴، ص ۴۵۳ ماخوذاً)

حکایت: گڑیاں (dolls)

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھی کیونکہ جب آپ کی رخصتی ہوئی تھی (یعنی جب آپ نکاح کے بعد اپنے والد صاحب کے گھر سے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے گھر میں آگئی تھیں) تو آپ کی عمر مُبارک نو (9) سال تھی۔ مزید فرماتی ہیں کہ میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں تو جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لاتے یہ چلی جاتیں پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہیں میری طرف بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں (مسلم، بخاری مع مراۃ، ج۵، حدیث ۵۰ مع ۱۶۴ ملخصاً) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچیوں کے لیے گڑیاں (dolls) بنانا ان سے کھیلنا جائز ہے کہ اس سے ان کو سینے اور کھانا تیار کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔ (مراۃ، ج۵، حدیث ۱۶۴ ملخصاً)

بچّی کب بالغہ (بڑی) ہوتی ہے؟:

{1} بچی کی بالغہ ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے حساب سے 9 اور 15 سال کی عمر کے دَوران لڑکی کو احتِلام ہو یا حیض (یعنی منتھلی کورس۔ monthly course) آجائے (یعنی مخصوص bleeding ہو جائے) تو بالغِہ ہو گئی۔ اگر اس طرح کی کوئی بات ظاہر نہ ہوئی کہ جس سے بچی بالغہ ہو جائے تو ہجری (یعنی اسلامی) سِن کے مطابق 15 سال کی ہوتے ہی بالغِہ ہے۔

" سے بچنے کا ذِہن دیں۔ (قوم لوط کی تباہ کاریاں ص ۳۰، ۳۱ ملخصاً)

www.farzuloom.net

{2} بچّے اور بچّیاں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ بچّیوں کو شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف (Scarf) وغیرہ کی عادت ڈالی جائے۔ سات (7) سال کی عمر سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ بچّی جب پندرہ (15) سال کی ہو گئی تو سب غیر محرموں (جس سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ واجب، اور نو (9) سے پندرہ (15) کے درمیان اگر بالغہ ہو گئی تو (بھی پردہ) واجب، اور بالغہ نہ ہوئی تو (یعنی نو (9) سال کی عمر کے بعد نابالغہ کو پردہ کروانا) مُستحب (اور ثواب کا کام) ہے (کہ غیر محرم رشتہ داروں مثلاً خالہ زاد، ماموں زاد، پھُوپھی زاد، چچا زاد، تایازاد (cousin)، خالو، پھوپھا (uncle)، بہنوئی (brother in law) بلکہ اپنے نامحرم پیر و مرشِد اور پڑوسیوں سے بھی پردہ کروائیں) مگر بارہ (12) سال کی عمر کے بعد (پردے کی) سخت تاکید (emphasis) ہے کہ بارہ (12) سال کی عمر کی لڑکی کے بالغِہ ہو جانے کا وقت قریب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۹ باتغیر)

{3} بیٹی کی عمر جب نو (9) سال ہو جائے تو باپ، اُسے اپنے پاس نہ سلائے اور نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴، صفحہ ۴۵۴ ملخصاً)

حیض اور استحاضہ کی وضاحت (explanation):

{1} بالغِہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت (routine) کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۳) حیض کیلئے ماہواری، اَیّام، ایّام سے ہونا، مَہینا، مَہینا آنا، مہینے سے ہونا باری کے دن اور monthly course (منتھلی کورس) وغیرہ الفاظ بھی بولے جاتے ہیں۔

{2} جو خون بیماری کی وجہ سے آئے۔ اس کو اِستحاضہ (اِس۔تِ۔حاضہ، بیماری کا خون) کہتے ہیں (اس کے مسائل آگے آرہے ہیں)۔

{3} حیض کے چھ رنگ ہیں: (۱) سیاہ (black) (۲) سُرخ (red) (۳) سبز (green) (۴) زرد (yellow) (۵) گدلا (میلا، گاڑھا رنگ) (۶) مٹیالا (مٹی کے رنگ کا)۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲

ص۹۵) **یادرہے!** کہ عورت کے اگلے مقام سے جو خالِص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے(leucorrhoea) اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔(اَیضاً ص ۲۶)

{4} حیض کی کم سے کم مُدّت(duration) تین(3) دن اور تین(3) راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ہیں۔ اگر ایک مِنَٹ بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں بلکہ اِستِحاضہ یعنی بیماری کا خون ہے اور زیادہ سے زیادہ مُدّت(duration) دس(10) دن اور دس(10) راتیں یعنی 240 گھنٹے ہیں۔

{5} کم سے کم نو(9) سال کی عمر سے حَیض شروع ہو گا۔ اور حیض آنے کی زیادہ سے زیادہ عمر پچپن(55) سال ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۹۴) نو(9) سال کی عمر سے پہلے جو خون آئے گا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ(بیماری) ہے۔

{6} دو حیضوں کے درمیان(between the two menstrual cycles) کم سے کم پورے پندرہ (15) دن کا فاصلہ(gap) ضَروری ہے۔(دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۴) اسلامی بہن کو چاہئے کہ وہ حیض(monthly course) آنے کی مدّت لکھنے کی عادت بنالیں۔

{7} یہ ضَروری نہیں کہ پوری مُدّت(full duration) میں ہر وقت خون آتا رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر تھوڑے تھوڑے وقت بھی آئے، جب بھی حَیض ہے۔(دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۲۳)

حیض کے مسائل:

{1} حیض کی حالت میں نَماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

{2} ان دنوں میں نَمازیں مُعاف ہیں ان کی قضا بھی لازم نہیں۔ البتّہ روزوں کی قضا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے۔(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۲، دُرِّ مختار ج ۱ ص ۵۳۲)

{3} حیض والی کو قرآنِ مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زَبانی پڑھے۔ یوں ہی قرآنِ مجید کا چھونا یا اُن کا ترجمہ پڑھنا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جُزدان (ایسے غلاف یا کور میں کہ جس میں کتاب رکھی جاتی ہے) میں قرآن مجید ہو تو اُس جُزدان کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۱)(ایضاً ص ۳۷۹، ۳۸۰) خانہ کعبہ کا طواف کرنا(یعنی عبادت کی نیّت سے کعبہ شریف کے چکر لگانا) اگرچِہ مسجد الحرام کے باہَر سے ہو حرام ہے۔

www.farzuloom.net

(اَیضاً)

{4} قرآنِ مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام اورادو وظائف کلمہ شریف اور دُرُود شریف وغیرہ حیض کی حالت میں اسلامی بہن پڑھ سکتی ہے بلکہ مُستحب (اور ثواب کا کام) ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وُضو کر کے اتنی دیر تک دُرُود شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نَماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲)

{5} روزے کی حالت میں اگر حیض شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، روزہ فرض تھا تو قضا فرض ہے اور روزہ نفل تھا تو قضا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۴) حیض والی کے لئے اِختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا سب کے سامنے، روزہ دار کی طرح رہنا اُس پر ضَروری نہیں۔ (جوہرہ ج ۱ ص ۱۸۶) مگر چھپ کر کھانا بہتر ہے۔ (بہار شریعت ج ۱، ص ۱۰۰۴)

{6} حیض کی حالت میں سجدۂ تِلاوت بھی حرام ہے اور سجدہ کی آیت سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (اَیضاً ص ۱۰۴)

{7} رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو حیض کا اثر (effect) دیکھا تو اُسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا رات سے حائِضہ (menstruation) نہیں مانی جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۱۰۴)

{8} حیض والی صبح کو سو کر اٹھی اور کپڑے وغیرہ پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔ (اَیضاً مُلخصاً)

{9} دس (10) دن میں جب تک عورت کو خون آئے نَماز چھوڑے رکھے البتّہ اگر خون کا بہنا دس (10) دن رات مکمل (یعنی 240 گھنٹے) سے بڑھ جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے یہ اس صورت میں ہے کہ پچھلا حیض بھی دس (10) دن رات آیا ہو اور اگر پچھلا حیض دس (10) دن سے کم تھا۔ مثلاً چھ (6) دن کا تھا تو اب غسل کر کے چار (4) دن کی قضا نمازیں پڑھے اور اگر پچھلا حیض چار (4) دن کا تھا تو اب چھ (6) دن کی قضا نمازیں پڑھے گی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج ۴ ص ۳۵۰)

اِستِحاضہ کے مسائل:

{1} اِستحاضہ میں نہ نماز مُعاف ہے نہ روزہ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

{2} استحاضہ والی کا کعبہ شریف (اور مسجد) میں داخِل ہونا، طوافِ کعبہ (یعنی عبادت کی نیّت سے کعبہ شریف کے چکر لگانا)، وُضو کر کے قراٰن شریف کو ہاتھ لگانا اور اس کی تلاوت کرنا یہ تمام کام جائز ہیں۔
(رَدُّالمُحتار، ج ۱، ص ۵۴۴)

{3} اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ (بار بار خون آنے کی وجہ سے) اس کو اتنا وقت (time) نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نَماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وَقت شروع سے آخِر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اُس وَقت میں جتنی نَمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وُضو نہ جائے گا۔
(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۰۷)

{4} اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے، تو عذر ثابت نہ ہو گا (یعنی ایسی صوررت میں "معذور" نہیں کہلائے گی) (16)۔

....

(16) شرعی معزور کی تفصیل Topic number : 71 میں دیکھیں۔

www.farzuloom.net